Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

انوکھی مخلوق

---تحریر: قم قم نشاد، رتوال فتح جنگ

میں نے اس کمرے سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو وہ بڑھیا ایک سایہ بن کر آئی اور پھر مجھے کچھ ہوش نہ رہا جب مجھے ہوش آیا تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا مجھے کچھ بھی دکھائی نہ دے رہا تھا اچانک ہی مجھے اپنے بازو پر چبھن سی محسوس ہوئی میں نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور لائٹر نکال کر اسے جلایا تو مجھے مہیش دکھائی دیا وہ میرے بازو سے خون پی رہا تھا آگ کو دیکھ کر وہ ایک دم گھبرا گیا اور پیچھے ہٹ گیا میں جلدی سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا لیکن وہ کمرے سے نکل کر بھاگ گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس مخلوق کو صرف آگ سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ پھر میں بھاگتا ہوا جنگل میں آ گیا میں نے درختوں کی سوکھی لکڑیاں اکٹھی کیں اور انہیں آگ لگا دی اچانک ہی مجھے اپنے پیچھے غراہٹ سنائی دی میں نے پیچھے دیکھا تو وہی خوفناک بلی کھڑی تھی میں نے آگ سے جلتی لکڑیاں اس پر پھینکی تو اسے آگ لگ گئی اور اس کا جسم دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ ایک سنسنی خیز اور ڈراؤنی کہانی

میں اور ارسلان نظریں گھما گھما کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن یہاں تو کسی چرند پرند کا نام و نشان تک نہ تھا یار یہ جنگل کتنا ویران سا ہے مسلسل دو گھنٹے سے ہم شکار تلاش کر رہے ہیں لیکن ان دو گھنٹوں کے دوران ہمیں پرندہ تک نظر نہیں آیا ارسلان نے اوپر درختوں کو دیکھتے ہوئے کہا تمہارا ہی خیال تھا کہ ہمیں اس جنگل میں جانا چاہیے میں نے تو کہا بھی تھا کہ اسی جنگل میں چلتے ہیں جس میں ہم نے پہلے بھی کئی شکار کیے تھے میں نے بے زاری سے کہا ہاں یار اسجد اگر میں تمہاری بات مان لیتا تو فائدے میں رہتا لیکن اب میرے خیال میں ہمیں چلنا چاہیے ایک تو یہ جنگل اتنا بڑا ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔

ارسلان نے مایوسی سے کہا۔ نہیں میرا خیال ہے ہمیں تھوڑا آگے جانا چاہیے ہو سکتا ہے شکار مل ہی جائے میں نے چلتے چلتے کہا اور ارسلان نہ چاہتے ہوئے بھی میرے ساتھ آگے چلنے لگا۔

آج موسم بہت ہی خوشگوار تھا آسمان پر کالے کالے بادل چھائے ہوئے تھے میری نظر میں آج شکار کے لیے موسم بہت اچھا تھا لہٰذا میں نے ارسلان کو فون کر کے اپنے گھر بلایا اور اسے شکار پر چلنے کو کہا تو وہ تیار ہو گیا میں نے اپنی ریوالور اٹھائی اور ہم دونوں جنگل کی طرف چل پڑے جب ہم جنگل میں داخل ہوئے تو اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے اس جنگل میں ہم آج پہلی بار آئے تھے ارسلان کے ہی کہنے پر میں اس جنگل میں آیا تھا ورنہ میرا ارادہ تو دوسرے جنگل میں جانے کو تھا۔ ابھی ہمیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے تھے لیکن ہمیں کوئی بھی شکار نہیں ملا تھا۔

یار اسجد اب ہمیں واپس چلنا چاہیے میں تو بہت زیادہ تھک گیا ہوں اور ابھی تھوڑی ہی دیر میں اندھیرا بھی پھیلنے والا ہے ارسلان نے ڈوبتے سورج کو دیکھتے ہوئے کہا۔ میں نے رک

کر ایک نظر سورج کو دیکھا جو بس ڈوبنے ہی والا تھا۔ ہاں یار کہتا تو تو ٹھیک ہے ابھی بھی ہمیں جنگل سے نکلتے ہوئے اندھیرا تو پھیل ہی جائے گا میں نے پریشانی سے کہا ابھی ہم آپس میں باتیں ہی کر رہے تھے کہ ہمیں اپنے پیچھے کسی کے غرانے کی آواز سنائی دی جب ہم نے پیچھے دیکھا تو ہمارا سانس اوپر کا اوپر رہ گیا ہمارے سامنے ایک بہت ہی خوفناک بلی کھڑی غرا رہی تھی وہ عام بلی بہت ہی بڑی تھی اس کا رنگ کال سیاہ تھا اور آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح تھیں آج ہم نے زندگی میں پہلی بار اتنی بڑی بلی دیکھی تھی وہ غراتی ہوئی ہماری طرف بڑھی میں نے ریوالور سنبھالی اور اس کا نشانہ لے کر فائر کر دیا میں خوش ہو رہا تھا کہ میرا نشانہ بالکل ٹھیک ہے لیکن میری خوشی ایک دم ہی پریشانی میں بدل گئی تھی کیونکہ گولی اس کے سر میں سے ہوتی ہوئی درخت میں جا لگی تھی لیکن اس بلی کو کچھ بھی نہیں ہوا تھا گولی اس کے سر سے ایسے گزر گئی جیسے وہ بلی نہ ہو بلکہ ہوا ہو میں اور ارسلان خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے میں نے سوچا ہو سکتا ہے میرا نشانہ غلط ہو گیا ہو اور گولی بلی کو لگنے کی بجائے درخت میں جا لگی ہو اس سے پہلے کے وہ بلی مجھ پر حملہ کرتی میں نے ایک اور فائر کر دیا لیکن گولی پھر سے اس کے جسم سے گزر گئی لیکن اسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔

بھاگو یہاں سے ارسلان نے چیخ کر کہا اور ایک طرف کو بھاگا میں ابھی بھاگنے ہی والا تھا کہ اس بلی نے مجھ پر چھلانگ لگا دی اور میں دور جا گرا ریوالور میرے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری گرنے سے مجھے کافی زخم آئے تھے لیکن میں ان زخموں کی پروا کیئے بغیر ہی اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف بھاگ کھڑا ہوا چھوٹے چھوٹے راستوں کو پھلانگتا ہوا میں بھاگ رہا تھا میں کسی طرف جا رہا تھا اس کا مجھے کچھ علم نہیں تھا مجھے آہستہ آہستہ بڑھتے ہوئے اندھیرے سے بھی خوف آ رہا تھا میرے پاؤں میں کانٹے دار جھاڑیوں کے کانٹے چبھ رہے تھے کہیں کہیں درختوں سے ٹھوکر کھا کر گرنے سے میرا جسم کافی زخمی ہو گیا تھا لیکن میں ان زخموں کی پروا کیئے بغیر صرف ایک بے نام منزل کی طرف بھاگ رہا تھا۔ مجھے ڈر تھا تو صرف اس بلی کا تھا میرا پورا بدن پسینے سے شرابور تھا میں بھاگتے بھاگتے کافی تھک گیا تھا میں نے رک کر پیچھے کی طرف دیکھا لیکن اس بلی کا نام ونشان تک نہیں تھا میں نے وہین بیٹھ کر گہری گہری سانسیں لینا شروع کر دیں اندھیرا کافی پھیل چکا تھا میں نے ادھر ادھر دیکھا تو میں جنگل کے کسی حصے میں موجود تھا اچانک ہی مجھے درختوں کے درمیان کچھ دور روشنی نظر آئی تو مجھے کچھ حوصلہ ملا میں نے اپنے زخموں سے بھرے جسم کو حرکت دی اور اٹھ کھڑا ہوا اور اس روشنی کی طرف چلنے لگا میں جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا روشنی تیز ہو رہی تھی میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا لیکن پھر بھی میرا جسم جگہ جگہ سے دکھ رہا تھا مجھے چلنے میں بھی کافی مشکل پیش آ رہی تھی اور اب تو میرا سر بھی چکرانے لگا تھا درختوں کا سلسلہ اب کافی کم ہو چکا تھا وہ روشنی کسی حویلی سے آ رہی تھی مجھے اب وہ حویلی صاف نظر آ رہی تھی چاند کی روشنی میں یہ جگہ بہت ہی پراسرار اور وحشت زدہ لگ رہی تھی حویلی تو ایسے لگ رہی تھی جیسے بہت ہی خوفناک بھوت کھڑا ہوا میرا دماغ ڈوبتا ہوا جا رہا تھا میں کافی مشکل سے گیٹ تک پہنچا تھا اور دستک دی اور دیوار کا سہارا لے کر وہیں کھڑا ہو گیا میں نے دوبارہ دستک دی تھوڑی دیر بعد مجھے کسی کے چلتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی آواز دھیرے دھیرے قریب آ رہی تھی پھر اچانک ہی گیٹ ایک عجیب سی آواز کے ساتھ

کھل گیا کون ہے ایک بڑھیا نے سر باہر نکال کر کہا اس بڑھیا کی شکل دیکھ کر میں ایک دم کانپ سا گیا اس کا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا وہ کالی رنگت او رسفید بالوں میں کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہی تھی کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو اس بڑھیا نے پوچھا ۔۔مم ۔۔میں مسافر ہوں اور اس جنگل۔ جنگل میں بب بھٹک گگ گیا ہوں اے ایک رات کک کے لیے جگہ مل سکتی ہے میں نے مشکل سے کہا اور وہاں ہی گر گیا کون ہے اماں اندر سے کسی لڑکی کی شیریں آواز مجھے سنائی دی۔ بیٹا کوئی مسافر ہے اور کافی زخمی بھی ہے آؤ میری مدد کرو اسے اندر لے جاتے ہیں اس بڑھیا نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہ رہا اور میرا دماغ تاریکیوں میں ڈوب گیا اس کے بعد میرے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا مجھے خبر نہیں جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں بستر پر تھا میں نے اٹھنا چاہا لیکن ناکام رہا میرے جسم پر موجود زخموں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اچانک ہی اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نہایت ہی حسین دوشیزہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔ تمہیں ہوش آ گیا اس نے میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا میں نے پھر اٹھنا چاہا لیکن ناکام رہا۔۔ ارے ابھی تم لیٹے رہو تمہارے جسم پر کافی زخم آئے ہیں میں نے مرہم لگا کر پٹیاں کر دیں ہیں بس کچھ ہی دنوں میں تم ٹھیک ہو جاؤ گے اس نے میرے پاس بیٹھتے ہوئے کہا وہ نہایت ہی حسین دوشیزہ تھی اس کی نیلی نیلی گہری آنکھیں بہت ہی خوبصورت تھیں میں اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔ تمہارا کیا نام ہے اور تمہارے جسم پر یہ زخم کیسے آئے ہیں اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا نام اسجد ہے تمہارا نام بہت پیارا ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو میں بھی مسکرا دیا اور پھر میں نے اسے اپنے بیتنے والی داستان سنا دی میری داستان سن کر وہ کافی خوفزدہ ہو چکی تھی۔

اچھا تو تمہارا دوست بھی تمہارے ساتھ آیا تھا اس نے پوچھا ہاں وہ میرے ساتھ آیا تھا لیکن وہ بھی کہیں جنگل میں بھاگ گیا تھا مجھے تو اس کی بہت فکر ہو رہی ہے کہیں اس کو اس خوفناک بلی نے تو ۔۔ میں کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

اسجد تم فکر نہ کرو میں ابھی مہیش کو جنگل بھیجتی ہوں تا کہ وہ تمہارے دوست کو ڈھونڈ لاتے ہیں اس نے سنجیدگی سے کہا۔ اچھا تمہارا نام کیا ہے اور یہ مہیش کون ہے اور اس گھر میں اور کون کون رہتا ہے میں نے ایک ساتھ کئی سوال کر دیئے اس نے میری طرف دیکھا اور کہا۔ میرا نام غزل ہے او تمہارا نام تمہاری طرح بہت ہی خوبصورت ہے میں نے غزل کی بات کاٹ کر کہا اور مہیش میرا شوہر ہے اس گھر میں میرے اور مہیش کے علاوہ مہیش کی امی رہتی ہے غزل نے بتایا میں تو سمجھ رہا تھا کہ غزل کنواری ہے لیکن وہ تو شادی شدہ تھی اچھا تم آرام کرو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کے لیے لاتی ہوں اور مہیش اور امی کو بھی بتا دوں گی کہ تم کو ہوش آ گیا ہے غزل نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی تھوڑی دیر بعد غزل کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی اس نے وہ ٹرے میرے سامنے رکھ دی اس نے ٹرے سے کپڑا ہٹایا تو پر لطف خوشبو کے جھونکے میری سانسوں کو معطر کرنے لگے وہ بھونا ہوا گوشت تھا اس گوشت کو دیکھ کر میری بھوک اور بڑھ گئی۔ کھانا کھا لو غزل نے کہا تو میں کھانے پر ٹوٹ پڑا اور کھاتا ہی چلا گیا۔ وہ گوشت بہت ہی مزے دار تھا میں کھانے کے دوران میں غزل کو بھی دیکھے جا رہا تھا اس کے لبوں پر ایک پراسراری مسکراہٹ

رقص کررہی تھی کھانا کھانے کے بعد میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کھانے کے برتن اس کی طرف بڑھا دیئے ۔اچھا میں ابھی آتی ہوں اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔اور میں اس کو جاتا ہوا دیکھتا رہ گیا کاش غزل اگر تمہاری شادی نہ ہوئی ہوتی تو میں تم کو اپنے دل کی ملکہ بناتا میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ میں تمہیں چاہنے لگا ہوں میں نے دل ہی دل میں سوچا وہ قدرت کا ایک حسین شہکار تھی اس کی جھیل جیسی گہری آنکھوں میں ایک کشش تھی مو مجھے اپنا دیوانہ کئے ہوئے تھی اچانک ہی کمرے کا دروازہ کھلا۔اور غزل کمرے میں داخل ہوئی اس کے ساتھ ایک لڑکا اور ایک وہی بڑھیا تھی جسے میں پہلے بھی دیکھ چکا تھا اسجد یہ مہیش ہیں اور یہ ہماری امی ہیں غزل نے تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری اسجد مہیش نے میری طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا اب کافی بہتر محسوس کرر ہا ہوں میں نے مسکراتے ہوئے اور ہاں اسجد میں ابھی جنگل سے آرہا ہوں میں تمہارے دوست کو بہت تلاش کیا لیکن وہ مجھے کہیں بھی نظر نہیں آیا ہوسکتا ہے تمہارا دوست گھر چلا گیا ہو مہیش نے تفصیل سے مجھے بتایا اللہ کرے ایسا ہی ہو میں نے مہشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا بیٹا تم ٹھیک ہو جاؤ گے تو ہم وہ بڑھیا کچھ کہتے کہتے رک گئی جبکہ غزل اور مہیش کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔اچھا اسجد تم آرام کرو ہم پھر آئیں گے مہیش نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا اس کے پیچھے پیچھے غزل اور بڑھیا بھی باہر نکل گئیں اور پھر یونہی لیٹے لیٹے میری آنکھ لگ گئی اور میں سوتا چلا گیا رات کے کسی پہر میری آنکھ سخت پیاس کی وجہ سے کھل گئی کمرے میں چاند کی ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے مجھے کمرے کی ہر چیز دکھائی دے رہی تھی میں کافی مشکل سے اٹھ بیٹھا میرے بستر کے سرہانے کی طرف ایک چھوٹا سا ٹیبل رکھا گیا تھا جہاں پانی کا جگ موجود تھا میں نے ہاتھ آگے بڑھا کر گلاس میں پانی انڈیلا اور ایک ہی سانس میں پی گیا لیکن پھر بھی میری پیاس نہ بجھی میں نے دو تین گلاس پانی کے پیئے تب جاکر میری پیاس بجھی تھی میں نے اپنے آپ کو عجیب سا محسوس کر رہا تھا مجھے اپنے اندر ایک تبدیلی سی محسوس ہورہی تھی میرے بدن سے درد کی ہلکی ہلکی سی ٹھیس اٹھ رہی تھیں اچانک ہی میری نظر اپنے بازو پر بندھی ہوئی پٹی پر چلی گئی اور میں حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا جس پر تھوڑا سا خون بھی لگا ہوا تھا میں حیران اس لیے ہو رہا تھا کہ پہلے تو میرے بازو پر کوئی بھی پٹی نہیں تھی ہاں البتہ ٹانگوں پاؤں اور ہاتھوں پر پٹیاں پہلے سے موجود تھیں لیکن بازو پر نہیں تھی میں نے ایک گہری سانس لی اور دوبارہ لیٹ گیا لیکن نیند میری آنکھوں سے کوسوں دور تھی ایک عجیب سی بے چینی اور گھبراہٹ سی محسوس ہورہی تھی اور دل عجیب انداز میں ڈھرک رہا تھا اور یہ رات میری آنکھوں میں ہی کٹ گئی صبح ہوتے ہی غزل میرے لیے ناشتہ لے کر آگئی اور مجھے دیکھتے ہی بولی۔ارے تمہارے چہرے پر یہ بارہ کیوں بج رہے ہیں اس نے ناشتے کی ٹرے میرے سامنے رکھ دی غزل یہ دیکھو یہ پٹی کل تو یہاں نہیں تھی اور نہ ہی میرے بازو پر کوئی زخم تھا میں نے پریشانی سے کہا ارے اسجد تم تو ایسے ہی پریشان ہور ہے ہو تمہارے بازو پر زخم تھا لیکن میں نہ دیکھ سکی تھی تمہارے بازو پر ایک بہت زہریلا کانٹا چبھا ہوا تھا میں جب کل کمرے میں آئی تو تم سو رہے تھے میں نے تمہارے بازو پر چبھا ہوا کانٹا دیکھ لیا تھا پھر میں نے وہ کانٹا نکال کر پٹی کر دی تھی۔

غزل نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا تو میں مسکرا دیا۔اچھا اب جلدی سے ناشتہ کرلو غزل نے کہا۔اور کمرے سے باہر چلی گئی اور میں ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگیا۔ناشتہ کرنے کے بعد میں نے بازو سے پٹی کھول کر دیکھی تو میرے بازو پر دو ننھے ننھے سوراخ تھے اور میرے بازو پر خون بھی جما ہوا تھا میں نے بازو کو تھوڑا دبایا تو ان سوراخوں سے خون کے دو ننھے ننھے قطرے ابھر آئے تھے میں نے دوبارہ بازو پر پٹی باندھی اور بستر سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا اتنے میں غزل اور مہیش کمرے میں داخل ہوئے۔ارے واہ امجد تم تو اتنی جلدی اٹھ کھڑے ہوئے یہ تو ہمارے لیے بہت ہی اچھی بات ہے مہیش نے میری طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا بس یار ایسے ہی بیٹھے بیٹھے تھک گیا تھا اس لیے سوچا تھوڑی دیر ٹہل لوں میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا تو پھر آؤ تمہیں اپنی حویلی دکھادوں مہیش نے کہا تو میں خوشی سے اس کے ساتھ چل پڑا غزل بھی ہمارے ساتھ تھی مہیش اور غزل مجھے حویلی کے مختلف کمرے دکھارہے تھے اور مجھے بہت اچھا لگ رہا تھا۔حویلی کے سب کمروں کی سجاوٹ بہت ہی عمدہ انداز سے کی گئی تھی اچانک ہی گزرتے ہوئے میری نظر ایک ایسے کمرے کی طرف چلی گئی جس کا دروازہ بند تھا اس کمرے کی کھڑکی کے پاس مجھے ایک سایہ دکھائی دیا جو ایک دم ہی وہاں سے غائب ہوگیا تمیں نے اسے اپنا وہم سمجھا اور مہیش اور غزل کے ساتھ چلتا رہا انہوں نے مجھے حویلی کے اور تو سارے کمرے دکھائے لیکن وہ کمرہ نہیں دکھایا جو بند تھا اور جس کے پاس میں نے سایہ دکھا تھا بہر حال یہ دن میرا بہت ہی اچھا گزرا رات کو میں سو رہا تھا کہ اچانک ہی میری آنکھ بازو میں سخت درد کی وجہ سے کھل گئی میں نے جب اپنے بازو کی طرف دیکھا تو میری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں دل زور زور سے دھڑکنے لگا ایک سایہ میرے بازو پر جھکا ہوا تھا اور وہ میرا خون پی رہا تھا اچانک ہی میرے منہ سے ایک فلک شگاف چیخ نکل گئی اس سائے نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اف خدایا اس کی سرخ انگارہ آنکھیں بالکل اس خوفناک بلی کی طرح تھیں اور اس کا رنگ بھی بالکل اس خوفناک بلی کی طرح تھا کالا سیاہ اس سائے نے اپنی خونی نظروں سے مجھے گھورا اور آنکھ جھپکتے ہی وہاں سے غائب ہوگیا میرا جسم بری طرح کپکپانے لگا تھا میں نے اپنے بازو کی طرف دیکھا جس سے خون بہہ رہا تھا اچانک ہی میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور مین بے ہوش ہوگیا جب مجھے ہوش آیا تو میں بستر پر تھا اور ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی میں نے ایک نظر اپنے بازو کی طرف دیکھا جس پر اب پٹی باندھی ہوئی تھی ایک پل کے لیے تو میں حیران ہوا پھر سوچا غزل نے ہی دوبارہ پٹی کردی ہوگی اور اب مجھے پورا یقین ہوگیا تھا کہ اس حویلی میں ایک خوفناک سایہ ہے اور وہ سایہ اس خوفناک بلی کا ہی ہے مجھے اس حویلی سے خوف آنے لگا تھا کیونکہ اس حویلی میں موجود سایہ میری جان کا دشمن بن گیا تھا میرا ارادہ تھا کہ اب جلد ہی اس حویلی سے جانے کو تھا کیونکہ وہ سایہ کسی بھی وقت میری جان لے سکتا تھا میں غزل کا انتظار کررہا تھا میں سوچ رہا تھا کہ میں غزل کو کہہ دوں گا کہ میں اب اس حویلی میں نہیں رک سکتا کیونکہ اس خوفناک بلی کا سایہ میرا پیچھا کرتے ہوئے اس حویلی میں آگیا ہے میں کافی دیر غزل کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہ آئی میں نے گھڑی کی طرف دیکھا تو دن کے گیارہ بج رہے تھے آخر کار میں تنگ آکر اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے

میں سے باہر آ گیا باہر بھی ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی میرا دل ایک انجانے خوف سے دھڑکا مجھے یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا اشارہ لگ رہی تھی میں نے مختلف کمروں میں جا کر دیکھا لیکن مجھے غزل مہیش اور وہ بڑھیا کہیں بھی نظر نہ آئیں میں اپنے کمرے کی طرف جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ مجھے ہلکے ہلکے قہقہوں کی آوازیں سنائی دیں میں نے غور کیا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ آوازیں اس بند کمرے سے آ رہی تھیں جس کے پاس میں نے اس سائے کو بھی دیکھا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی میرے قدم اس کمرے کی طرف اٹھنے لگے میرا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اور قدم لڑکھڑا رہے تھے میں کمرے کے دروازے کے پاس پہنچا تو مجھے اندر سے مہیش کی آواز سنائی دی مہیش کہہ رہا تھا۔ اب ہمیں اسجد کا کام تمام کر دینا چاہیے پہلے بھی اس کا دوست ارسلان یہاں سے بھاگ گیا ہے کہیں یہ نہ ہو کہ اسجد بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے پھر مجھے غزل کی آواز سنائی دی۔ مہیش تم فکر نہ کرو آخر ارسلان ہم سے بچ کر کہاں جائے گا اسے تو ہماری بلی ہی ختم کر دے گی غزل کی یہ بات سن کر مہیش نے خوفناک انداز میں قہقہے لگانے شروع کر دیئے اس کے قہقہے میں اب غزل اور بڑھیا کے بھی قہقہے شامل ہو گئے تھے غصے سے میرا چہرہ سرخ ہونے لگا میں نے ایک زوردار دھکا دروازے کو دیا۔ تو دروازہ ایک جھٹکے سے کھلتا چلا گیا لیکن اندر کا منظر دیکھ کر میری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں دل نے زور زور سے دھڑکنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اندر کا منظر ہی کچھ ایسا تھا غزل مہیش اور بڑھیا کی شکلیں بہت ہی خوفناک حد تک بگڑی ہوئی تھیں ان کے منہ سے دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے منہ سے خون ہی خون لگا ہوا تھا اور ہاتھوں کے ناخن کافی حد تک بڑھے ہوئے تھے ان کے آگے ایک لاش پڑی ہوئی تھی جس کو وہ نوچ نوچ کر کھانے میں مصروف تھے مجھے اپنے سامنے ایک دم دیکھ کر وہ گھبرائے لیکن پھر ان کے خوفناک قہقہے پورے کمرے میں گونجنے لگے قہقہے لگاتے ہوئے ان کے چہرے اور بھی خوفناک ہو گئے تھے۔ آؤ۔۔ آؤ اسجد مہیش نے خوفناک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ تم انسان نہیں درندے ہو درندے میں غصے سے چیخا۔ ہاں اسجد تم نے ٹھیک کہا ہم انسان نہیں ہیں لیکن ہمارا تعلق کسی مخلوق سے ہے یہ کوئی نہیں جان سکا ہے اگر کوئی جان لے کہ ہمارا تعلق کسی مخلوق سے ہے تو ہم اس کے آگے بے بس ہو جائیں گے ہم لوگ صدیوں سے یہاں رہ رہے ہیں لیکن کوئی بھی ہمیں جان نہیں سکا ہے جو بھی یہاں آتا ہے وہ واپس نہیں جاتا ہے بلکہ ہماری خوراک بن جاتا ہے تمہارا دوست ارسلان بھی ہماری ہی قید میں تھا لیکن وہ یہاں سے بھاگ گیا ہے کوئی بات نہیں لیکن پھر بھی وہ زندہ گھر نہیں جا سکے گا اس کو تو ہماری بلی اپنی خوراک بنائے گی اب تک کتنے ہی لوگ یہاں آئے اور ہماری خوراک بن گئے جب کوئی انسان یہاں نہ آئے تو مہیش روزانہ قبرستان جاتا ہے اور قبرستان سے ایک تازی لاش نکال کر لے آتا ہے اور پھر ہم اسے کئی روز تک کھاتے رہتے ہیں لیکن زندہ انسانوں کا کچھ اور ہی مزے دار ہوتا ہے گوشت اب ہم اس لاش کو نہیں بلکہ تمہیں اپنی خوراک بنائیں گے۔ غزل نے قہقہہ لگا کر کہا اور ہم تم کو جو روزانہ بھونا ہوا گوشت دیتے ہیں وہ انسانوں کا ہی گوشت ہوتا ہے تم نے جتنا بھی گوشت کھایا ہے انسانوں کا ہی کھایا ہے وہ بھی مردہ انسانوں کا بڑھیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تمہارا دوست تو یہاں سے بھاگ گیا ہے لیکن تم یہاں سے نہیں بھاگ سکتے مہیش نے اٹھتے ہوئے

کہا مجھے ایسا لگا کہ جیسے میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا ہو مہیش دھیرے دھیرے میری طرف بڑھ رہا تھا مجھے اپنی موت یقینی لگ رہی تھی میں وہاں سے بھاگنا چاہ رہا تھا لیکن بھاگ نہیں پا رہا تھا مہیش میرے پاس آ کر رک گیا میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو میں ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا اس کی آنکھیں بھی اس سائے کی طرح خوفناک تھیں مجھے پیچھے ہٹتا ہوا دیکھ کر اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر اچانک ہی اس کی شکل بدلنے لگی ۔اب میرے سامنے مہیش کی جگہ وہ سایہ کھڑا تھا جس کو میں نے اپنا خون پیتے ہوئے دیکھا تھا وہ سایہ یعنی مہیش میری طرف بڑھا اور اپنے لمبے دانت میری گردن میں گاڑھ دیئے اور میری فلک شگاف چیخیں پورے کمرے میں گونج گئیں رک جاؤ مہیش ایک جانی پہنچانی آواز کمرے میں گونجی مہیش نے گھبرا کر میری گردن سے اپنا سر اٹھایا۔ میں نے سامنے دیکھا تو میری جان میں جان آئی کیونکہ سامنے ہی میرا دوست ارسلان کھڑا تھا اس کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس کے سرے پر آگ جل رہی تھی ارسلان میں نے کہا اور بھاگ کر اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا ارسلان مجھے بچالو ان سے یہ مجھے مار ڈالیں گے میں نے ڈرتے ہوئے کہا اسجد بے فکر رہو اب ان کا آخری وقت آ گیا ہے ان کی موت آج یقینی ہے میں ان کی موت کا راز جان گیا ہوں انہیں صرف آگ سے ہی ختم کیا جاسکتا ہے ارسلان نے مہیش کی طرف بڑھتے ہوئے کہا مہیش خوفزدہ نظروں سے ارسلان کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر موت کا خوف چھا گیا تھا اور وہ ڈری ڈری سی نظروں سے ارسلان کے ہاتھ میں موجود آگ کو دیکھ رہا تھا اس کے شیطانی چہرے پر گھبراہٹ کے اثرات نمایاں نظر آ رہے تھے ارسلان نے لکڑی کا ایک زبردست وار اس پر کیا تو اس کے جسم پر آگ لگ گئی اور اس کی خوفناک اور کربناک چیخیں گونج اٹھیں ۔ بڑھیا نے ایک چیخ ماری اور ارسلان پر حملہ آور ہوئی ارسلان اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہ تھا لہذا وہ دور جا گر لکڑی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف گر پڑی میں ارسلان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ غزل میرے سامنے آ گئی اس کی شکل بہت ہی خوفناک تھی اس کے منہ سے دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے اور منہ سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے غزل نے مجھے ایک زوردار دھکا دیا اور میں کمرے میں سے باہر جا گرا۔غزل اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلائے میری طرف بڑھی مجھے اپنی موت اپنی طرف بڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی میں اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لیے ایک طرف بھاگ کھڑا ہوا غزل بھی اپنی تمام تر خوفناکی کے ساتھ میرے پیچھے بھاگ رہی تھی میں بھاگتے بھاگتے حویلی سے باہر نکل آیا میں نے رک کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو ہر طرف جنگل ہی جنگل تھا اور پھر جس طرف میرا منہ تھا میں بھاگ کھڑا ہوا۔غزل ابھی تک میرا پیچھا کر رہی تھی آخر کار میں غزل کی نظروں سے بچتا ہوا ایک درخت کے پیچھے جا چھپا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا غزل کے غرانے کی آوازیں مجھے واضح سنائی دے رہی تھیں اس کی غراہٹ میں ایک وحشت نمایاں تھی اس کی خوفناک اور دل کو ہلا دینے والی غراہٹ آہستہ آہستہ سے درخت کے قریب تر ہوتی جا رہی تھی میرا دل بری طرح دھڑک رہا تھا میں نے آہستہ سے درخت کے پیچھے سے دیکھا تو غزل دوسری طرف جا رہی تھی پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ جنگل میں ہی کہیں گم ہوگئی اور میں نے سکھ کا سانس لیا ابھی میں درخت کے

ساتھ ہی کھڑا تھا اپنی سانسیں بحال کر رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے غراہٹ کی آواز سنائی دی میں نے پیچھے دیکھا تو میرے سامنے غزل کھڑی تھی اس کی آنکھوں میں وحشت اور چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

میں پتھرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا اچانک ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مجھے پکڑ لیا اور اپنے لمبے لمبے دانت میری گردن میں گاڑھ دیئے اور میرے منہ سے نہ ختم ہونے والی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اچانک ہی غزل کی ایک بھیانک چیخ وہاں گونجی اور وہ مجھے چھوڑ کر ادھر ادھر بھاگنے لگی اس کے جسم کو آگ لگ چکی تھی اور وہ اس آگ میں جل رہی تھی اس کی بھیانک اور کربناک چیخیں وہاں گونج رہی تھیں۔ میں نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو میرے سامنے ارسلان کھڑا تھا اس کے چہرے پر گہرے خراشوں کے نشان تھے جن سے خون بھی بہہ رہا تھا میں اس کا یہ حال دیکھ کر تڑپ اٹھا ارسلان کے ہاتھ میں آگ کی لکڑی اب بھی موجود تھی ارسلان کی نظریں غزل پر جمی ہوئی تھیں جس کی چیخیں اب مدہم پڑ چکی تھیں اور پھر غزل کا جلا ہوا کوئلہ جسم ایک طرف گر پڑا میں نے اپنی گردن پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو میری گردن خون سے تر ہو چکی تھی اور اب بھی میری گردن پر موجود سوراخوں سے خون بہہ رہا تھا۔ ارسلان میں نے ارسلان کے پاس جا کر کہ ارسلان نے آگ سے جلتی لکڑی ایک طرف پھینکی اور مجھے گلے سے لگا لیا اسجد میں نے ان درندوں کا خاتمہ کر دیا ہے یہ اب دوبارہ کبھی بھی زندہ نہیں ہوں گے ارسلان نے ہنس کر کہا ارے اسجد تمہاری گردن سے تو خون بہہ رہا ہے ارسلان نے پریشانی سے کہا میں نے اپنی گردن پر دوبارہ ہاتھ لگایا تو میرا ہاتھ خون سے سرخ ہو گیا ارسلان

نے اپنی جیب سے رومال نکال کر میری گردن پر باندھ دیا تو مجھے کچھ سکون ملا ارسلان تم کیسے ہو اس حویلی تک پہنچے میں نے چلتے چلتے ہوئے پوچھا اسجد میں اس خوفناک بلی کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا تھا پھر میں ایک طرف کو بھاگ نکلا بھاگتے ہوئے میں اس حویلی تک پہنچ گیا تھا میں نے حویلی کے دروازے پر دستک دی تھوڑی دیر بعد مہیش نے دروازہ کھولا اور مجھے اندر لے گیا حویلی کے اندر غزل اور بڑھیا بھی تھیں مجھے دیکھتے ہی ان کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی تھی لیکن میں اس وقت ان کی مسکراہٹ کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔ پھر میں نے اپنے اوپر بیتنے والی داستان ان کو سنا دی مجھے تمہاری بھی بہت فکر تھی مجھے اپنے آپ سے شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ میں تمہیں مشکل میں چھوڑ کر خود بھاگ گیا تھا مجھے دل ہی دل میں خود سے نفرت ہونے لگی تھی اور مجھے پورا یقین ہو چکا تھا کہ تم ضرور اس خوفناک بلی کا شکار ہو گئے ہو گے میں نے مہیش کے ساتھ جا کر پورا جنگل چھان مارا لیکن نہ تو تم مجھے دکھائی دیئے اور نہ ہی وہ خوفناک بلی دکھائی دی پھر میں مہیش کے ساتھ حویلی واپس آ گیا ارسلان نے مجھے تفصیل بتائی۔ ارسلان پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ انسان نہیں ہے تم کیسے حویلی سے بھاگے اور تمہیں کس نے بتایا کہ انہیں صرف آگ سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے میں نے ایک ساتھ کئی سوال کر دیئے۔ اسجد اس رات مجھے نیند نہیں آ رہی تھی کیونکہ مجھے تمہاری فکر تھی میں کھڑکی کھول کر آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا کہ حویلی کے دروازے پر دستک ہوئی بڑھیا نے جا کر دروازہ کھولا اور تھوڑی دیر بعد بڑھیا اور غزل کسی کو اٹھائے ہوئے حویلی میں لے آئے تھوڑی دیر بعد مہیش حویلی میں داخل ہوا اس کے کندھے پر کوئی تھا اور وہ اسے اٹھائے حویلی کے اندر داخل

ہو گیا میں بھی کمرے میں سے باہر نکلا اور باہر آ گیا باہر ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی میں ایک کمرے کے پاس پہنچا تو مجھے بڑھیا مہیش اور غزل کے ہنسنے کی آوازیں آئیں جب میں نے کمرے کا دروازہ کھولا تو میں نے دیکھا کہ غزل مہیش اور بڑھیا کسی کی لاش کھانے میں مصروف تھیں اور ان کی شکلیں بھی کافی خوفناک تھیں میں وہیں گر کر بے ہوش ہو گیا جب مجھے ہوش آیا تو میں اسی کمرے میں تھا جس میں وہ درندے لاش کو کھا رہے تھے لیکن اب اس کمرے میں اس بڑھیا کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا اچانک ہی مجھے باہر سے تمہاری آواز سنائی دی میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو تم غزل اور مہیش کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہو گئے

میں نے اس کمرے سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو وہ بڑھیا ایک سایہ بن کر آئی اور پھر مجھے کچھ ہوش نہ رہا جب مجھے ہوش آیا تو ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا مجھے کچھ بھی دکھای نہ دے رہا تھا اچانک ہی مجھے اپنے بازو پر چبھن سی محسوس ہوئی میں نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور لائٹر نکال کر اسے جلایا تو مجھے مہیش دکھائی دیا وہ میرے بازو سے خون پی رہا تھا آگ کو دیکھ کر وہ ایک دم گھبرا گیا اور پیچھے ہٹ گیا میں جلدی سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا لیکن وہ کمرے سے نکل کر بھاگ گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس مخلوق کو صرف آگ سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ پھر میں بھاگتا ہوا جنگل میں آ گیا میں نے درختوں کی سوکھی لکڑیاں اکٹھی کیں اور انہیں آگ لگادی اچانک ہی مجھے اپنے پیچھے غراہٹ سنائی دی میں نے پیچھے دیکھا تو وہی خوفناک بلی کھڑی تھی میں نے آگ سے جلتی لکڑیاں اس پر پھینکی تو اسے آگ لگ گئی اور اس کا جسم دھواں بن کر غائب ہو گیا صبح ہوئی تو

میں نے ایک لکڑی اٹھائی اور تم کو بچانے کے لیے حویلی میں واپس آ گیا وہ درندے تم کو ختم کرنے ہی والے تھے کہ میں ان کے سامنے آ گیا اور مہیش کو آگ لگادی۔ اچانک ہی بڑھیا نے مجھ پر چھلانگ لگادی اور میں دور جا گرا اس بڑھیا نے اپنے لمبے ناخنوں سے میرا چہرہ نوچنا شروع کر دیا پھر میں نے ہمت کر کے اسے دور پھینکا اور اسے بھی آگ لگادی میں نے دیکھا کہ تم حویلی سے باہر بھاگ رہے ہو اور وہ غزل بھی تمہارے پیچھے ہی تھی اور پھر میں بھی بھاگتا ہوا جنگل آ گیا اور تم کو غزل سے بچالیا ارسلان یہ سب بتا کر خاموش ہو گیا۔ میں اسے پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا اور سوچ رہا تھا کہ اگر آج ارسلان نہ ہوتا میں زندہ نہ ہوتا میں دل ہی دل میں ارسلان کی لمبی زندگی کی دعائیں کرنے لگا۔ اچھا یار راسجد تم بتاؤ کہ تم کیسے ان درندوں تک پہنچے ارسلان نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اپنے اوپر بیتنے والی تمام کہانی اس کو سنادی ہم چلتے چلتے اس جگہ پہنچ گئے جس جگہ اس خوفناک بلی نے مجھ پر حملہ کیا تھا ارے اسجد وہ دیکھو تمہارا ریوالور ارسلان نے ایک طرف اشارہ کیا۔ میں نے آگے بڑھ کر اپنا ریوالور اٹھایا اچانک ہی مجھے اپنے پیچھے غراہٹ سنائی دی میں نے ایک چیخ ماری اور وہاں سے بھاگ پڑا میں ایسے بھاگ رہا تھا جیسے موت میرا پیچھا کر رہی ہو مجھے اپنے پیچھے سے کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی ہنسنے کی آوازیں سن کر میں بھاگتے بھاگتے رک گیا اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو میں شرمندہ سا ہو گیا کیونکہ ارسلان میری یہ حالت دیکھ کر ہنس رہا تھا غراہٹ کی آواز ارسلان نے ہی نکالی تھی ارسلان نے غراہٹ کی آواز مجھے ڈرانے کے لیے نکالی تھی جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا۔

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449